قرآنِ پاک بہترین ہدایت ونصیحت ہے

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اسلام میں قرآنِ کریم کا مقام ومرتبہ

عزیزانِ محترم! قرآنِ کریم خالقِ کائنات جلّ جلالہ کی نازل کردہ آسمانی آخری، بابرکت کتاب اور رَحمتِ کونَین ﷺ کا وہ عظیم معجزہ ہے جس میں کوئی شک وشُبہ کی گنجائش نہیں، اللہ تعالی نے ہم پر اِنعام واِکرام اور کرم بالائے کرم فرمایا کہ ہمیں قرآنِ کریم جیسی عظیمُ الشان رہنما کتاب عطا فرمائی، قرآنِ کریم لَوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا پر منتقل ہوا، پھر وہاں سے رَفتہ رَفتہ تقریباً ۲۳ سال کے عرصہ میں حضورِ اکرم ﷺ کے قلبِ اَطہر پر اُتارا گیا، قرآنِ کریم میں ہمارے لیے ہر طرح کی نصیحت وضروری رہنمائی کا بیان ہے، اس میں گزشتہ وآئندہ واقعات کا تذکرہ بھی ہے، قرآنِ

کریم پر عمل کی بدَولت دنیا بھر میں ہمیشہ کے لیے ہماری عزّت ہوگی، اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿لَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَاباً فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلاَ تَعْقِلُونَ﴾[1] "یقیناً ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب اُتاری، جس میں تمہاری ناموری ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں!"۔

محترم بھائیو! قرآنِ پاک انسانوں کو ایک دینِ اسلام پر جمع کرنے، کافر و مؤمن اور حلال و حرام میں فرق کرنے اور بندوں کا تعلق ربّ تعالیٰ سے جوڑنے والی کتاب ہے، اس میں ہر خشک و تَر کا بیان ہے، قرآنِ پاک ناصح، بہترین رَہنما، شِفا دینے والی، علم ودانش کا سرچشمہ، قلب ورُوح کو جِلا بخشنے والی اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں شَفاعت وسفارش کرنے والی کتاب ہے، قرآنِ مجید کا نُزول سرکارِ دو عالَم ﷺ کے مقدّس قلبِ انور پر ہوا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ* نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْأَمِيْنَ* عَلىٰ قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ* بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ﴾[2] "یقیناً یہ قرآن ربّ العالمین کا اُتارا ہوا ہے، اسے رُوحُ الاَمین لے کر اُترے، اے حبیب تمہارے دل پر؛ تاکہ تم ڈَر سناؤ، رَوشن عربی زبان میں"۔

یہ وہ کتاب ہے جس کی آیات حکمت سے معمور ہیں، اس کے کلمات مفصَّل ہیں، یہ کتاب بے کار و فضول باتوں اور تحریف وتبدیل سے محفوظ ہے، ارشادِ

---

(۱) پ۱۷، الأنبياء: ۱۰.

(۲) پ۱۹، الشعراء: ۱۹۲- ۱۹۵.

باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۞ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾[1] "یقیناً وہ عزّت والی کتاب ہے، اس کی طرف باطل کو راہ نہیں، نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، حکمت وتمام خوبیوں والے رب تعالیٰ کا اُتارا ہوا ہے"۔

قرآنِ کریم محسنِ کائنات ﷺ کی ثنا اور اُن کا اَخلاق ہے، حضرتِ سیّدہ عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رسول اللہ ﷺ کے اَخلاق کے بارے میں پوچھا گیا، تو فرمایا: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ»[2] "قرآنِ کریم خود رسولِ اکرم ﷺ کا اَخلاق ہے"۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس کے سیکھنے سکھانے، اس کی تلاوت، اس کے اَحکام پر عمل اور اس کے مَعانی ومَقاصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے فضائل

برادرانِ اسلام! قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے بہت فضائل وبرکات ہیں، یہ وہ کام ہے جو سب کاموں سے افضل واعلیٰ ہے، حضرت سیّدنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ»[3] "تم میں بہترین شخص وہ ہے جو خود بھی قرآن سیکھے اور دوسروں کو بھی سکھائے"، لہٰذا جو قرآنِ کریم پڑھے ہوئے نہیں ہیں، انہیں چاہیے کہ جلد اَز جلد صحیح

(١) پ ٢٤، فصّلت: ٤١، ٤٢.

(٢) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، ر: ٢٥٣٥٧، ٩/ ٥١٢.

(٣) "صَحِيحُ البخاري" كتابُ فَضَائل القُرآن، ر: ٥٠٢٧، صـ٩٠١.

طور پر قرآنِ پاک پڑھنا سیکھ لیں، قرآنِ کریم کی تلاوت سے اپنے گھروں کو آباد کرلیجیے، اور اپنے بچوں کو اس کی تعلیمات سے روشناس کرائیے؛ کہ جس نے اپنے بچوں کو قرآنِ پاک سکھایا، اُسے ربِ رحمٰن عزّوجلّ کے یہاں نُور کا تاج پہنایا جائے گا، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: «مَن قَرَأَ الْقُرآنَ وَتعَلَّمَهُ وَعَمِلَ بِهِ، أُلْبِسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجاً مِنْ نُوْرٍ ضَوْؤُهُ مِثْلُ ضَوْءِ الشَّمْسِ، وَيُكْسَى وَالْدَيْهِ حُلَّتَانِ لاَ يُقَوَّمُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُوْلاَنِ: بِمَ كُسِيْنَا؟ فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرآنَ»[1] "جس نے قرآنِ پاک پڑھا، سیکھا اور اُس پر عمل کیا، اُسے بروزِ قیامت نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی رَوشنی سورج کی طرح ہوگی، اور اُس کے والدین کو ایسا قیمتی لباس پہنایا جائے گا کہ ساری کی ساری دنیا اس کے آگے کچھ نہیں، اس پر وہ عرض کریں گے کہ ہمیں کس وجہ سے یہ لباس پہنایا گیا ہے؟ کہا جائے گا کہ تمہاری اولاد کے قرآنِ کریم پڑھنے، سیکھنے اور اُس پر عمل کے سبب"۔ الغرض قرآنِ کریم ہمارے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔

قرآنِ مجید پر صالحین کا عمل

عزیز دوستو! اللہ تعالی کے نیک وصالحین بندوں نے ہمیشہ قرآنِ کریم کو اپنا مشعلِ راہ بنایا؛ کیونکہ قرآنی اَحکام پر عمل میں ہمارا اپنا ہی فائدہ ہے، محبوبانِ الٰہی جب کلامِ ربّانی کی صدائے دِلنواز سنتے ہیں تو سجدہ ریز ہو جاتے ہیں، ان کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوجاتے ہیں، تَوبہ واستغفار اور اللہ تعالی کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں، ان

---

(١) "المستدرَك" كتاب فضائل القرآن، ر: ٢٠٨٦، ٢/ ٧٩١.

کے قلوب واَرواح پر برکاتِ قرآنی واَنوارِ ربّانی کے نزول کے وقت وَجد وکیف کا عالَم طاری، اور عجیب حرارت وگداز پیدا ہوتا ہے، آنکھیں پُرنم ہو جاتی ہیں، اور ان کے دل بارگاہِ ربُّ العزّت میں جھک جاتے ہیں، اور جُوں جُوں قرآن سنتے ہیں اُن کے جذبۂ محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ رسالت پناہی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، قرآنِ پاک اور اس سے اثر لینے والوں کا ذکر اللہ تعالی نے ان الفاظ میں فرمایا: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعاً﴾(۱) "وہ تھوڑی کے بَل گرتے ہیں روتے ہوئے، اور قرآن اُن کے دل کا جھکاؤ مزید بڑھاتا ہے"۔

یعنی کلامِ الٰہی سُن کر اُن پر خشیتِ الٰہی جَلَّ جَلَالُہٗ اور رِقّت طاری ہوجاتی ہے، ان کی آنکھیں اَشکبار، دل موم اور پیشانیاں رب تعالی کے حضور سجدہ ریز ہوجاتی ہیں، قرآنِ کریم کی تلاوت اور اس کے الفاظ میں ایک عجب کشش وحلاوَت ہے، کہ جنہیں پڑھنا نہ بھی آتا ہو، مگر قرآنِ پاک کے الفاظ دیکھنے اور تلاوت سننے سے اُن پر بھی اثر ہوتا ہے، الغرض صالحین بندے اپنی زندگی قرآنی اَحکام کے مطابق گزارتے ہیں۔

قرآن شریف کے سیکھنے سکھانے کے فوائد

میرے بزرگو ودوستو! ہم سب کو زندگی کے مبارک واَہم ترین لمحات اعمالِ صالحہ وتلاوتِ قرآنِ کریم سے مزیّن کرکے اپنی شَفاعت کا سامان کرلیناہے؛ تاکہ جنّت کے اعلیٰ درَجات، اور ربِ حنّان ومنّان کی رِضا وخوشنودی حاصل ہو، قرآنِ کریم کی تلاوت، اس کی آیات میں غَور وفکر، اس کے مَعانی سمجھنے کی کوشش، اور اس کے اَحکام

---

(۱) پ۱۵، الإسراء: ۱۰۹.

ونصائح پر عمل سے مسلمان کا تعلق اللہ ورسول اور قرآنِ کریم سے مزید پختہ ہوتا جاتا ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُوْلُو الأَلْبَابِ﴾[1] "یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اُتاری برکت والی؛ تاکہ اس کی آیات کو سوچیں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں"۔ یعنی جو اَہلِ عقل ہیں وہ قرآنِ کریم میں غَور وفکر کرکے اس سے فیض حاصل کررہے ہیں، لہٰذا ہمیں بھی اپنا تعلّق قرآنِ پاک سے مضبوط کرکے اس سے خوب فائدہ حاصل کرنا ہے۔

جانِ برادر! قرآنِ کریم کی تلاوت، اسے دیکھنا، اور اس میں غَوروفکر سب عبادت ہے، ایک آیت سمجھ کر پڑھنا، بنا سمجھے ہزار آیات پڑھنے سے افضل ہے، مسائلِ قرآن کے حوالے سے علمائے کِرام سے رابطہ کرنا بھی ضروری ہے، جس طرح جاہل علمِ طب میں خود ہی غَور کرکے علاج معالجہ نہیں کر سکتا، اسی طرح ایک عام آدمی قرآنی مسائل میں خود سے غَور وفکر کرکے خود ہی مسائل کا حل نہیں نکال سکتا، بصورتِ دیگر ایمان کی بربادی کا شدید خطرہ ہے، لہذا ہر ایک اپنی حیثیت کے مطابق قرآنِ پاک میں تدبّر کرے، مفسّرینِ کرام فرماتے ہیں کہ "ہر شخص کا غَور کرنا علیحدہ علیحدہ ہے، مجتہدین قرآن میں غَور کرکے شرعی مسائل نکالیں، صالحین اس میں غَور وفکر کرکے اَسرار ورُموز معلوم کریں، علمائے کرام غَور کرکے اَحکام کی حکمتیں معلوم کریں، اور عوام قرآن میں غَور کرکے ایمان کو تازہ کریں"[2] اور علماء سے مسائل سیکھیں۔

---

(١) پ٢٣، ص: ٢٩.

(٢) "تفسیر نور العرفان" ص ١٤٣۔

خالقِ کائنات جلّ جلالہ قرآنِ کریم میں غور وتدبّر کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: ﴿أَفَلاَ يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ﴾[1] "توکیا قرآن میں غور نہیں کرتے؟!" یعنی ہر ایک کو چاہیے کہ وہ قرآنِ کریم کے اَحکام کو سمجھ کر، اس پر عمل پیرا ہوکر، اپنی دنیا وآخرت کا فائدہ حاصل کرے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ نے قرآنِ کریم کے اَحکام وآیات سے رُوگردانی کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوْبٍ أَقْفَالُهَا﴾[2] "توکیا وہ قرآن کو سوچتے نہیں؟! یااُن میں سے کچھ دلوں پر تالے پڑے ہیں؟!"، یعنی اللہ ورسول کے اَحکام پر عمل کرکے دونوں جہاں میں فیضیاب وسُرخرو ہونے کی کوشش کیوں نہیں کرتے! انہیں تو قرآن سے فائدہ اُٹھانا چاہیے!۔

حفظِ قرآن کی ترغیب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! حفظِ قرآن کی سعادت کا حصول مسلمان کی دلی آرزو وتمنا ہوتی ہے، اسی لیے علمائے کِرام بھی ترغیب دیتے ہیں کہ ممکن ہو تو اپنے بچہ کو حفظِ قرآن کی دَولت سے ضرور مالا مال کرایا جائے، بچوں کو قرآنِ کریم حفظ کروانے کے لیے استاد ووالدین دونوں طرف سے تعاوُن ضروری ہوتا ہے، شدّت وسختی کے بجائے بچے میں رغبت وشَوق پیدا کیا جائے، ان کی حَوصلہ اَفزائی کے لیے اِنعامات کا اہتمام کیا جائے؛ کیونکہ حَوصلہ اَفزائی انسانی نفس کو مرغوب ہوتی ہے، جبکہ بچوں میں یہ چیز زیادہ پائی جاتی ہے، لہٰذا جب بھی کسی بچہ کا قاعدہ یاناظرۂ قرآن مکمل

---

(۱) پ۵، النِّساء: ۸۲.

(۲) پ۲۶، محمد: ۲٤.

ہو، تو استاد و والدین اس کی حَوصلہ اَفزائی ضرور کریں، اس موقع پر اسے قرآنِ کریم کا خوبصورت تحفہ پیش کیا جائے، اِس سے فائدہ یہ ہو گا کہ بچوں کا قرآنِ پاک سے تعلق اور ذَوق وشَوق مزید پروان چڑھے گا۔

بچوں کو قرآنی واقعات بھی سنائے جائیں، ان کے سامنے اچھی آواز سے تلاوت کر کے انہیں بھی اس طرح پڑھنے کی ترغیب دی جائے، اور اچھی آواز سے پڑھنے اور حفظِ قرآن کے فضائل سنائے جائیں؛ کہ قرآنِ کریم بروزِ قیامت اپنے پڑھنے والے کی سفارش وشَفاعت کرے گا، مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «اقْرَءُوا الْقُرْآنَ؛ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعاً لِأَصْحَابِه»(۱) "قرآنِ پاک پڑھو، کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرے گا"۔ الغرض بچوں کو تعلیمِ قرآن کا شَوق دِلانے اور حفظِ قرآن پر آمادہ کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کرنی ہے۔

صحابۂ کرام کا قرآنِ کریم سے رشتہ

حضراتِ گرامی قدر! اللہ کے محبوب وصالحین بندوں کا قرآنِ پاک پڑھنے پڑھانے سے خصوصی شغَف ہوا کرتا ہے، انہی صالحین میں حضرت سیّدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلاوت فرماتے، تو آپ کی سُریلی ودَرد بھری تلاوت سننے کے لیے ملائکہ نازل ہوتے، حضرت سیّدنا اُسَید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار رات کے وقت سورۂ بقرہ کی تلاوت شروع کی، تو اُن کا گھوڑا جو قریب ہی بندھا ہوا تھا، اچانک اُس نے اُچھل کُود اور بِدکنا شروع کر دیا، جب آپ

---

(۱) "صحیح مسلم" کتاب صلاۃ المسافرین، ر: ۱۸۷٤، صـ۳۲۵.

تلاوتِ قرآن موقوف کرتے تو گھوڑا بھی اُچھل کُود موقوف کر دیتا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پھر تلاوت شروع کی تو گھوڑے نے پھر سے اُچھلنا شروع کر دیا، اس طرح کئی بار ہوا، آپ کے صاحبزادے یحیٰی گھوڑے کے قریب ہی لیٹے ہوئے تھے، اس لیے آپ نے تلاوتِ قرآن موقوف کر دی، کہ کہیں اُنہیں چوٹ نہ آئے، جب آپ نے آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھا تو بادل کی طرح ایک نورانی چیز سایہ کیے نظر آئی، جس میں چراغوں کی طرح رَوشنی ہے، لیکن جب باہر نکلے تو کچھ نظر نہ آیا، صبح بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر تمام ماجرا سنایا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: «تِلْكَ الْمَلَآئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لاَ تَتَوَارٰى مِنْهُمْ»(۱) "وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کے قریب قریب آ گئے تھے، اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ صبح تک یونہی رہتے اور لوگ بھی واضح طَور پر اُن کا مشاہَدہ کر لیتے!"۔

اے اللہ! ہمیں قرآنِ عظیم سے محبت عطا فرما، ہدایت و نصیحت حاصل کرنے اور اسے سیکھنے سکھانے کی سعادت نصیب فرما، قرآنِ مجید کو ہمارے دلوں کی بہار، آنکھوں کا نور اور غموں کا مداوا بنا، ہمیں اس کی روزانہ تلاوت کی توفیق عطا فرما، اپنے بچوں کو حافظِ قرآن بنانے کی سعادت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن و سُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کی سچی محبّت، اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر

(۱) "صحيح البخاري" كتاب فضائل القرآن، ر: ٥٠١٨، صـ٨٩٩.

اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.